قادیانیت نوازی

مولانا محمد ازہر

امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان لانا مسلمان ہونے کی اساس و بنیاد ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کا کوئی تشریعی غیر تشریعی ظلی، بروزی یا نیا نبی نہیں آئے گا۔ قرآن کریم کی ایک سو سے زائد آیات مبارکہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو سو سے زائد احادیث شریفہ سے ''عقیدۂ ختم نبوت'' ثابت ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو شخص بھی نبوت کا دعویٰ کرے وہ کافر، مرتد، زندیق اور واجب القتل ہے۔ کسی کو اس مسئلہ میں تردد ہو اور وہ خود کو مسلمان بھی سمجھتا ہو تو اسلام کا از سر نو مطالعہ کرنا چاہیے۔ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ مبارک میں اسود عنسی نامی بدبخت نے نبوت کا دعویٰ کیا تو اس کے قتل کے لیے حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ کو خود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روانہ فرمایا جنھوں نے اسود عنسی کو جہنم واصل کیا۔ جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب اور اس کے پیروکاروں کی سرکوبی کے لیے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جہاد کیا۔ مسیلمہ اور اس کی جماعت کے ساتھ وہی معاملہ کیا گیا جو کفار کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ ختم نبوت کے منکروں کے مرتد اور واجب القتل ہونے پر یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین کا پہلا اجماع تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی قیادت میں دس ہزار صحابہ کرام پر مشتمل عظیم الشان لشکر یمامہ روانہ فرما کر ہمیشہ کے لیے یہ مسئلہ طے کر دیا کہ منکرین ختم نبوت کے بارے میں مداہنت، ہمدردی، خیر خواہی اور رواداری سے ایمان کی پوری عمارت منہدم ہو جاتی ہے۔

افسوس! صد افسوس کہ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے برطانیہ میں بیٹھ کر قادیانیوں کی حمایت میں جو کچھ کہا ہے، اس میں عقیدۂ ختم نبوت کی عزت و حرمت اور اہمیت و اساسیت کا لحاظ نہیں کیا۔ انھوں نے کہا ہے کہ میری نظر میں یہ غلط ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہ ماننے والے کو قتل کر دیا جائے۔ قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا تو کیا اب ان سے جینے کا حق بھی چھین لینا چاہیے، یہ کون سا اسلام ہے کہ احمدیوں (قادیانیوں) کو قتل کر دیا جائے۔ (روزنامہ ''جنگ''، ۲۰ ستمبر ۲۰۰۸ء)

ایم کیو ایم کے قائد کے اس اندازِ خطابت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ عقیدۂ ختم نبوت کی عظمت و حقیقت سے بالکل بے خبر ہیں۔ انھیں اس بات کا ادراک نہیں کہ عام کافروں اور قادیانیوں میں کیا فرق ہے؟ حریمِ نبوت پر ہاتھ ڈالنے والے ان قزاقوں اور دوسرے غیر مسلموں میں بنیادی فرق ہے۔ قادیانیوں کو ان کے کفریہ عقائد کی وجہ سے پاکستان کی پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر غیر مسلم قرار دیا ہے لیکن انھوں نے آج تک پارلیمنٹ کے اس فیصلے کو تسلیم نہیں کیا۔ وہ علانیہ کہتے ہیں کہ کسی کے کفر و اسلام کا فیصلہ پارلیمنٹ نہیں کر سکتی۔ حالانکہ اس کا واضح جواب ہے کہ کفر و اسلام کا فیصلہ تو قرآن و سنت کی نصوص ہی کرتی ہیں

لیکن ان نصوص کے اطلاق یا عدم اطلاق کا فیصلہ تو بہر حال ہر دور کے اہل علم ہی کرتے چلے آئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ قادیانی آستین کے وہ سانپ ہیں جو دوسرے کافروں کی نسبت بدرجہا زیادہ خطرناک اور ضرر رساں ہیں۔ یہود و نصاریٰ اور ہنود ہمیں وہ نقصان نہیں پہنچا سکتے جو دعویٰ اسلام کے ساتھ ہماری صفوں میں گھس آنے والے قادیانی منافق ہمیں پہنچا رہے ہیں۔

علمائے اسلام کی اس سے بڑھ کر رواداری اور حب الوطنی کیا ہوسکتی ہے کہ وہ قادیانیوں کے ارتداد کے باوجود ان کے قتل کا فتویٰ نہیں دیتے بلکہ حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ مرتد کی شرعی سزا نافذ کرے اور عقیدۂ ختم نبوت سے وفا کا ثبوت دے۔

باقی علمائے حق سے یہ توقع رکھنا کہ وہ باطل کے مقابلہ میں بھی خاموش رہیں، خام خیالی اور قادیانیوں کی ناجائز ناز برداری ہے۔ ایم کیو ایم کے قائد کو اس حقیقت کا اعتراف کرنا چاہیے کہ علماء کرام کی رواداری ہی کی بدولت قادیانی اس ملک میں نہ صرف دندناتے پھرتے ہیں بلکہ اعلیٰ ملازمتوں اور بلند مناصب پر فائز ہیں۔ کیا جھوٹے مدعی نبوت کے پیروکاروں اور علمبرداروں کو برداشت کرنا کچھ کم رواداری ہے جبکہ قادیانی اور ان کے گماشتے قادیانیوں کی جارحیت کے مقابلہ میں مدافعت کو بھی جرم قرار دے رہے ہیں۔

ہمارا الطاف حسین صاحب سے سوال ہے کہ اگر کوئی شخص کذب بیانی کر کے خود کو حکومت کا نمائندہ ظاہر کرے اور وہ تمام کام شروع کردے جو حکومت کا نمائندہ کرتا ہے تو حکومت کا کیا ردّعمل ہوگا؟ کیا اسے صرف اس لیے برداشت کرلیا جائے گا کہ چلیں اس کا کاروبار چلنے دیں جبکہ حکومتی اہلکار کیا، صدرِ مملکت کا منصب بھی نبوت کی گرد پا کو نہیں پہنچ سکتا۔ اگر صدارت و وزارت کا جھوٹا مدعی اور دھوکے باز آپ کی حکومت کا مجرم اور غدار ہے تو نبوت کا جھوٹا مدعی اور اس کے ماننے والے اللہ تعالیٰ کی سلطنت کے مجرم اور غدار ہیں۔ اگر آپ کی حکومت کا غدار سزا کا مستحق ہے تو خدا تعالیٰ کی سلطنت کا غدار کس منطق کے تحت قابل معافی ہے؟ کیا علماء کرام کی طرف سے رواداری کا یہ مظاہرہ کچھ کم ہے کہ جھوٹی نبوت کا دھندہ چل رہا ہے اور وہ ملکی قانون کے اندر رہتے ہوئے پرامن جدوجہد کے قائل ہیں۔

قادیانیوں کے حامیوں کے نزدیک اگر رواداری کا یہ مطلب ہے کہ قادیانی جس طرح چاہیں اپنے عقائد کی تبلیغ کریں، اپنے خیالات کا اظہار کریں، سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کریں، مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کا پرچار کریں اور ہم انھیں غلط نہ کہیں، ان کی جارحیت کی مدافعت نہ کریں تو ہم ایسی رواداری سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔ جن کے کفر پر امتِ مسلمہ کا اجماع ہو، ان کی حمایت یا مدح سرائی کا کوئی مسلمان تصور بھی نہیں کرسکتا۔ بقول حضرت مولانا شمس الحق افغانی رحمۃ اللہ علیہ: مرزا قادیانی نے دنیا بھر کے مسلمانوں کو جو گالیاں دی ہیں اگر سب مسلمان مل کر بھی اسے برا بھلا کہیں تو بدلہ نہیں ہوسکتا۔ مرزا قادیانی نے اپنے مخالفین کو حرامی اور کنجریوں کی اولاد کہا ہے۔ اس کے ''مخالفین'' میں قیامت تک کے تمام مسلمان آگئے ہیں، لیکن پھر بھی پاکستان کے مسلمانوں نے قادیانیوں کو اپنے ملک میں برداشت کیا، بلکہ بڑے بڑے عہدے ان کے سپرد کیے، اگر مجھے یا الطاف حسین صاحب کو کوئی شخص حرامی اور کنجری کا بچہ کہے اور پھر بھی میرے یا ان کے اندر کوئی جنبش، کوئی ولولہ، کوئی حمیت پیدا نہ ہو تو پھر مجھے یا انھیں کسی روحانی معالج سے غیرت و حمیتِ دینی کا کوئی نسخہ لینے میں تساہل نہیں کرنا چاہیے۔